خطبہ حرم: مسجد اقصیٰ کی پکار

تحریر: امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن سدیس حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: اللہ سے یوں ڈرو، جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اطاعت گزار بنو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بشارتوں کے مستحق ٹھہرو۔ فرمان الٰہی ہے: ''یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمان اُن کیلئے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا'' [مریم] ''پرہیزگاری اور حمد وثنا کا بیان بہترین تجارت ہے جو مشکل اوقات میں انسان کے کام آتی ہے اور قبر میں اترنے کے بعد تو انسان کو ان ہی چیزوں کی جزا ملتی ہے جنہیں اس نے اپنی زندگی میں اپنایا ہوتا ہے۔''

اے مسلمانو! جو شخص تاریخ کے واقعات پر نظر دوڑاتا ہے اس کی آنکھ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم حکمت پر آن ٹھہرتی ہے۔ یہ حکمت اللہ تعالیٰ کا چناؤ اور انتخاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سیدنا جبرئیل علیہ السلام کو چنا، انسانوں میں سے انبیاء کو چنا، انبیاء میں سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا اور جگہوں میں سے حرمین شریفین اور مسجد اقصیٰ کو چنا۔ رب العالمین نے مسجد اقصیٰ کو بلندی اور پاکیزگی سے متصف فرمایا۔ فرمان الٰہی ہے: ''اور ابن مریم اور اس کی ماں کو ہم نے ایک نشان بنایا اور ان کو ایک سطحِ مرتفع پر رکھا جو اطمینان کی جگہ تھی اور چشمے اس میں جاری تھے۔'' [المؤمنون:50]

مومن بھائیو! توحید و رسالت کی گواہی کے بعد جب اہم ترین اسلامی فریضہ، یعنی نماز کا حکم نازل ہوا تو اس میں بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا کہا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے تیرہ برس اور مدینہ منورہ کے پہلے سترہ مہینے اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ پھر قرآن کریم میں مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم نازل ہو گیا۔ ان دونوں مسجدوں کا تعلق بہت پرانا، گہرا، دینی اور تاریخی ہے۔ یہ زمین پر پہلی دو مسجدیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے بنایا گیا تھا۔ حدیث میں آتا ہے کہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام! انہوں نے پوچھا: اس کے بعد کون سی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ'' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ مسجد حرام بنائے جانے کے کتنے عرصے بعد مسجد اقصیٰ بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال بعد۔'' [صحیح بخاری]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مخلوقات اور احکام الٰہیہ کی ابتدا مکہ مکرمہ سے ہوئی اور بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نے میدان حشر بنایا۔ تمام لوگ بیت المقدس میں اکٹھے ہو جائیں گے اور وہیں حشر کا میدان ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ حشر کی جگہ اور حشر کے بعد منتشر ہونے کی یہی جگہ ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جو تمام شریعتوں میں مقدس ہے، تمام انبیاء نے اس کا احترام کیا ہے اور اس میں اللہ کی چاروں کتابوں کی تلاوت کی گئی ہے۔ زبور، تورات، انجیل اور قرآن۔'' اسی طرح فرماتے ہیں: ''مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کی حکومت شام میں تھی اور اسی میں حشر ہوگا۔ سب لوگ بیت المقدس کے قریب اکٹھے ہوں گے اور وہیں تمام لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ زمانے کے آخری حصے میں اسلام شام کے علاقے میں مضبوط ترین ہوگا اور مکہ مکرمہ بیت المقدس سے زیادہ فضیلت والی جگہ ہے۔''

اللہ اکبر! یہ ہے ان دونوں مسجدوں کا ایمانی اور تاریخی تعلق۔ دونوں نبوت کی جگہیں ہیں اور دونوں دنیا کی افضل ترین جگہیں۔ اے امت ایمان! دینِ اسلام نے اس تعلق کو مضبوط تر اور اس رشتے کو مزید طاقتور بنایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''سفر کر کے جانا صرف تین ہی مسجدوں کیلئے درست ہے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی)'' [صحیح بخاری] اسی طرح فرمایا: ''مسجد حرام میں پڑھی گئی ایک نماز دوسری جگہوں میں پڑھی گئی ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں پڑھی گئی ایک نماز دوسری جگہوں پر پڑھی گئی ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔'' [طبرانی] بھلا مسلمان اس سرزمین سے تعلق کیوں نہ جوڑیں جبکہ یہ انبیاء اور رسولوں کی سرزمین ہے۔ اسی پر ابراہیم، اسحاق، یعقوب، یوسف، لوط، داؤد، سلیمان، صالح، زکریا، یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام رہے اور بنی اسرائیل کے بہت سے ایسے انبیاء بھی رہے کہ جن کا ذکر ہم نہیں پاتے۔

اے امتِ اسلام! جب مسلمانوں نے بیت المقدس کو فتح کیا۔ وہاں کے پادریوں نے کہا کہ ہم بیت المقدس کی کنجیاں خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کریں گے۔ ہم اپنی کتابوں میں ان کا ذکر پاتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور بیت المقدس کی کنجیاں حاصل کیں۔

تاریخ میں روشن لفظوں سے لکھا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی چرچ، کلیسہ، عبادت گاہ گرائی اور نہ کوئی گھر توڑا، بلکہ دوسروں کی عبادت گاہیں سلامت رکھیں اور اہل علاقہ کیلئے عمومی امان کا عہد نامہ لکھا اور لوگوں کو اس پر گواہ بنایا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان دورِ حکومت میں یہودی اور عیسائی ایسی بہترین زندگی گزارتے رہے جس کی مثال کسی دوسرے دورِ حکومت میں نہیں ملتی۔ وہ مکمل آزادی کے ساتھ اپنی عبادت سرانجام دیتے رہے۔ اسلام اعتدال اور میانہ روی کا دین ہے، عدل وانصاف کا دین ہے۔ یہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کا یا ظلم وزیادتی اور جنگوں اور فتنوں کا دین نہیں۔ شاعر کہتا ہے: ''اے قدس! غم زدہ نہ ہو! ہماری آنکھوں میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہے اور ہمارے دلوں میں جنت کی امید ہے۔ حرمین کے خادم مسجد اقصیٰ کو دشمن کے قبضے میں ناپاک ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔''

اے مؤمنو! تاریخ زمانے کیلئے آئینہ ہے، یہ حال میں ماضی دکھانے والا دریچہ ہے اور یہی حال میں مستقبل دکھانے والی کتاب ہے۔ تاریخ میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں گزرا کہ جس کے بارے میں ہماری شرعی نصوص، تاریخی حقائق اور تہذیبی وابستگی یوں اکٹھی ہوگئی ہوں، جس طرح اس مسئلے میں یہ اکٹھی ہیں۔ یہ ہمارا سب سے بڑا اسلامی مسئلہ ہے۔ تازہ مسائل یا لڑائیوں میں اسے بھلانا نہیں چاہیے۔ یہ پہلا قبلہ، تیسری مقدس مسجد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے معراج کا مسئلہ ہے۔ یہ اقصیٰ مبارک کا مسئلہ ہے کہ جو ہر مسلمان کے دل میں رہنا چاہیے اور اس کے بارے میں کوئی سودہ بازی یا دستبرداری کی بات نہیں ہونی چاہیے۔

تاریخ میں یہودیوں کے کرتوت اہل اسلام سے پوشیدہ نہیں اور گزشتہ دنوں میں انہوں نے جو قتل و غارت کی ہے یہ ان کے رویوں اور دل کے کالے کرتوتوں کی کھلی دلیل ہے۔ گزشتہ حالات پر تو آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور دل افسوس میں ڈوب جاتا ہے۔ سنو! ہماری مقدسات کے بارے میں کوئی سودہ بازی قابل قبول نہیں، ہمارے دین کے معاملے میں پیچھے ہٹنا روا نہیں۔ حالیہ حالات نے ہمارے پرانے زخم پھر سے تازہ کردیئے ہیں۔ کہاں ہیں خالد اور صالح؟ کیا ہمارے مقدس مقامات مسلسل چیختے رہیں گے، کیا ہمیں قدس ہمیشہ ہی بلاتی رہے گی، فلسطین مدد کا منتظر رہے گا اور اقصیٰ مدد کیلئے پکارتی رہے گی اور ہم اپنی زندگی میں مگن ہی رہیں گے، ہمیں کبھی سکون بھی نصیب ہوگا یا یوں ہی بہتے ہمارے آنسو خشک ہوجائیں گے؟

اے امت اسلام! اے فلسطین کی مقدس زمین پر ثابت قدم جوانو! اے عزت، بلندی، قربانی اور ثابت قدمی کی زمین پر جہاد کرنے والو! ہم تمہیں اس سرزمین سے پکارتے ہیں کہ جو امت اسلامیہ کو جوڑنے والی ہے۔ اللہ کی قسم کہ جس کے سوا کوئی الہٰ نہیں! مسجد اقصیٰ ظالم، جابر اور سرکش یہودیوں کے ہاتھوں میں دیکھ کر ہمارے دل افسوس سے بھر جاتے ہیں اور ہماری نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کے قبضے میں واپس لوٹا کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی فرمائے! آج جو اس میں ہو رہا ہے اسے دیکھ کر ہمارے دل افسوس اور غم سے بھر جاتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہمارا مسئلہ ہے، مسجد اقصیٰ کی مصیبت ہماری مصیبت ہے اور مسجد اقصیٰ کی مشکل ہمارے دلوں کی مشکل ہے۔ تو صبر کرو! اے مجاہدو! صبر کرو! تمہارے بابرکت جہاد نے عزت، نصرت اور پاکیزگی کی روشنائی سے عصر حاضر کی شاندار ترین مثال رقم کی ہے۔ تم بڑے ہی بابرکت لوگ ہو! تم بہادر سپوت ہو! تم نے امت میں پھر سے امید جگا دی ہے اور اپنی باتوں کو عمل سے سچ کر دکھایا ہے۔ جب تک تم اللہ کے دین کی نصرت کرتے رہو گے تب تک ہی نصرت سے خوش رہو۔ فرمان الٰہی ہے: ''ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔''

مبارک ہو! آپ کو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں پیش کرنا مبارک ہو۔ ہم تہہ دل سے تمہارے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے شہداء کی شہادت قبول فرمائے اور تمہارے بیماروں کیلئے جلد آنے والی شفا اور عافیت عطا فرمائے! اللہ سے ناامید نہ ہونا! نصرت آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ! امت اب عمل اور باقاعدہ محنت کے مرحلے میں داخل ہونا چاہتی ہے۔ اب اصولی مؤقف اپنائے جائیں گے کیونکہ الفاظ اور انتظار کسی کام نہیں آسکتے۔ امت کے احوال درست کرنا اور اسے مشکلات سے نکالنا ساری امت اسلامیہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ امت کو چاہیے کہ وہ عقیدہ اور علم، عقل اور حکمت کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچ ہو جائے جو اس نے ہم سے کیا ہے۔

ہم پُر امید ہیں کہ امت کی مصیبتیں گرما کے بادلوں کی طرح جلد ہی بکھر جائیں گی۔ نصرت تو اسلام اور اہل اسلام ہی کیلئے ہے۔ اہل اسلام اس خوشخبری سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لیں۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے نصرت اور عزت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عقیدے کی، قیادت کی اور مقدس مقامات کی دشمنان اسلام سے حفاظت فرمائے! میرا رب دعا سننے والا اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اللہ ضرور اُن لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کریں گے اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''
[الحج:40:41]

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد: اے مسلمان بھائیو! یہ بات تو طے ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ سعودی عرب جب سے وجود میں آیا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک مسلمانوں کے مسائل اور مسجد اقصیٰ کے مسائل حل کرنے، اس کا دفاع کرنے، زبانی اور عملی طور پر اس کی حفاظت کرنے میں سب سے آگے ہے۔ یہ مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کے متعلق کسی معاملے میں پیچھے نہیں رہتا۔ یہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ملک کے حکمرانوں کے سر پر ڈالی ہے کہ وہ حرمین شریفین کی خدمت کریں اور امت اسلامیہ کے مسائل کو حل کریں۔ اسی ذمہ داری کو پورا کرنے میں خادم الحرمین پیش پیش ہیں اور آج مسجد اقصیٰ کے حوالے سے خادم الحرمین کی جانب سے کی جانے والی پیش رفت اسی استعداد کی دلیل ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ فلسطین کے ثابت قدم شہریوں پر ہونے والا ظلم ختم کرنے میں ان کی کاوش کو حیران کن پذیرائی ملی۔ یہودیوں کی طرف سے ان پر ہونے والا ظلم ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ خادم الحرمین کے اس کام کو ان کی حسنات میں شامل فرمائے اور انہیں مزید نصرت اور تائید سے نوازے! اے مسلمانو! اور اے فلسطینیو! تمہیں مبارک ہو! اس عظیم فتح اور شاندار نصرت کی۔ ظلم اور محاصرے کے خاتمے کی۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ ہیں نصرت کی کرنیں آسمان میں لہرا رہی ہیں اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہے۔ اسی طرح امت کے عوام اور حکمرانوں کا اس مسئلے میں شامل ہونا اور فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا بڑا خوش آیند ہے اور ہم اس کی وجہ سے بڑے پُر امید ہیں۔

بلاد حرمین کو بھی مبارک ہو۔ اللہ اس کی حفاظت فرمائے! اس نے بڑی ہی مثبت پیش قدمی کی ہے۔ مسلمانوں کا حق حاصل کرنے کیلئے اور مسجد اقصیٰ مبارک کو محفوظ کرنے کا عظیم اقدام کیا ہے۔ تا کہ لوگ مکمل آسانی اور اطمینان کے ساتھ عبادت کر سکیں اور مسجدوں کی پاکیزگی بحال رہ سکے۔ تا کہ عالمی امن و سلامتی قائم

ہو سکے۔ مسجد اقصیٰ میں جانا اور وہاں مکمل امن و سلامتی کے ساتھ نماز ادا کرنا ہر مسلمان کا شرعی حق ہے۔

اللہ کے فضل سے یہ کام ہو گیا اور اس میں نہ میڈیائی مبالغہ آرائی نظر آئی، نہ صحافتی زیادتی اور نہ الیکٹرانک جنگ۔ اس مسئلے کو فرقہ واریت میں الجھایا گیا نہ اس میں دہشتگردانہ طریقے کو اپنایا گیا جس سے حرمین شریفین کے امن و امان کو ایسے امور کا خطرہ لاحق ہو کہ جن کی نہ دین میں کوئی گنجائش ہے اور نہ اصول و مبادی میں اس کی کوئی اجازت ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس نازک مرحلے میں اپنا فرض ادا کریں۔ فرمان الٰہی ہے: ''مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔'' [الحجرات: 10] ''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔'' [آل عمران: 103]

تمام اہل اسلام کا فرض ہے کہ مسجد اقصیٰ اور فلسطین میں اپنے بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی کوشش کریں اور ان کیلئے نصرت اور ثابت قدمی کی دعا کریں۔ ''یہ اس نبی کا پہلا قبلہ ہے کہ جس کے دین کے بعد پچھلے تمام ادیان ختم ہو گئے۔ اس میں سرکش شیر بن گیا ہے۔ وہ اپنے دل میں دشمنی اور عداوت لیے ہوئے ہے اور اس کا سینہ حسد سے کھول رہا ہے۔ جبکہ اقصیٰ درد بھری نظریں لیے ادھر اُدھر دیکھ رہی ہے۔ اس کا صحن جھلس رہا ہے۔ اے قدس! صبر کر! آپ کی نصرت آنے والی ہے! اے قربانیوں کے شہر! چور ہمیشہ بزدل ہی ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو بابرکت بنائے! آپ کی مرادیں پوری فرمائے! میرا رب رحیم اور بڑا نرم ہے۔ درود و سلام بھیجو نبی ہدایت اور رسولوں کے امام پر۔ نبی اُمی۔ پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم قرآن مجید میں دیا ہے۔ فرمایا: ''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔'' [الاحزاب: 56]

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: اے اللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن نصیب فرما! ہمارے حکمرانوں اور اماموں کی اصلاح فرما! حق کے ساتھ خادم حرمین شریفین کی تائید فرما! اے اللہ! انہیں ان اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے۔ اے اللہ! اسے خیر اور بھلائی کی طرف لے جا! اسے حرمین اور مسجد اقصیٰ کی خدمت پر بہت اجر عطا فرما! اے اللہ! ان اعمال کو اس کے نامہ اعمال میں شامل فرما! اے اللہ! خادم حرمین کے نائب کو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جن میں ملک اور قوم کی فلاح و بہبود ہے۔ یقیناً تو ہی دنیا و آخرت کا مالک ہے۔ آمین!

(بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)